



سوال

مجھ پر انکشاف ہوا کہ میری بیوی کا بہنوئی اسے موبائل برائیم ایس ایم میج کرتا ہے، تو میں غصہ ہوا اور بیوی کو کہا کہ وہ اپنے موبائل کا نمبر تبدیل کر دے، اور اپنی بہن کو کہے کہ وہ میری بیوی کو میج کرنا بند کر دے، لیکن میری بیوی نے مجھے جواب دیا کہ وہ تو میرے بھائی جیسا ہے اور بڑا احترام کرتا ہے، اور اس نے ابھی تک اس میں کوئی بد اخلاقی نہیں دیکھی مجھے غیرت اور عناد نے آیا اور میں غصہ میں آ گیا میں نے کہا کہ بس اس کے ساتھ رہو "میرا مقصد یہ تھا کہ جاؤ میں تم پر غیرت نہیں کرونگا، میرے ذہن میں آیا کہ اسے طلاق دے دوں، لیکن جب میں نے یہ کلمہ کہا تھا تو طلاق کا ارادہ و مقصد نہ تھا، جب مجھے علم ہوا ہے کہ دخول سے قبل طلاق دینے میں کوئی رجوع نہیں تو میں خوفزدہ ہوں، لیکن نیا نکاح نہ مہر کے ساتھ ہو سکتا ہے اور ہو سکتا ہے یہ طلاق کا موضوع اس لیے بن گیا ہو کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ بات چیت میں بارکی اختیار کرنے لگا ہوں، کہ کہیں طلاق واقع نہ ہو جائے، اور بہت جلد میں اپنی کلام کا انداز کر لیتا ہوں اور اسے طلاق کے شہ سے دور کر دیتا ہوں بہر حال یہ حملہ کہنے کے بعد مجھے یاد آیا کہ ہو سکتا ہے میری بیوی ک واس کلمہ سے طلاق ہو جائے، پھر یاد آیا کہ قرینہ موجود ہونے کی صورت میں کنایہ کے الفاظ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور یہاں قرینہ غصہ ہے، میں استا غصہ میں آ گیا کہ میری رگیں پھول گئیں اور چہرہ سرخ ہو گیا تھا، میں اب تک سوچتا ہوں کہ کیا میری بیوی کو مجھ سے اتنی جلدی اور اتنی سہولت سے طلاق ہو سکتی ہے، اور بعض اوقات تو زیادہ سوچنے کی بنا پر مجھے اپنی نیت پر وسوسہ سا ہونے لگتا ہے کہ جب میں نے یہ حملہ بولا تھا تو میری نیت کیا تھی اور بعض اوقات میں طلاق واقع ہونے کا احساس کرتا ہوں اور بعض اوقات اس کی نفی ہوتی ہے میں بہت پریشانی کی حالت میں ہوں برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں فتویٰ دیں اور میرے شک کو یقین سے ختم کریں

جواب

بہم قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

آپ کا اپنی بیوی کو "بس تم اس کے ساتھ رہو" کہنے میں طلاق کا بھی احتمال ہے اور طلاق کا احتمال نہیں بھی، بلکہ یہ الفاظ طلاق کی بجائے دوسرے معنوں میں زیادہ ظاہر ہیں اور یہ الفاظ کنایہ کے الفاظ میں شامل ہوتا ہے جس سے نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی، چاہے قرینہ پایا گیا ہو یا قرینہ نہ ہو راجح یہی ہے

زاد المستقنع میں ہے :

"کنایہ والے لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی قرینہ ایسا ہو جو الفاظ کے ساتھ ملا ہو، لیکن جھگڑے یا غصہ یا پھر بیوی کے سوال کے جواب میں "انتہی مختصراً

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح میں کہتے ہیں :

"یہ تین حالات ہیں جہاں کنایہ والے الفاظ سے بغیر نیت کے طلاق واقع ہو جاتی ہے، چنانچہ مؤلف کا قول : "جھگڑے کی حالت میں "یعنی بیوی کے ساتھ جھگڑا ہو تو خاوند کہے جاؤ اپنے میکے چلی جاؤ، تو طلاق واقع ہو جائیگی چاہے اس نے نیت نہ بھی کی ہو، کیونکہ ہمارے پاس قرینہ ہے کہ اس بیوی کو علیحدہ کرنے کا ارادہ کیا تھا

اور یہ قول : "یا غصہ کی حالت میں "یعنی غصہ کی حالت میں چاہے وہ جھگڑے کے بغیر ہو مثلاً وہ اسے کسی کام کا حکم دے کہ تم یہ کام کرو تو بیوی وہ کام نہ کرے اور خاوند غصہ ہو کر کہے : جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ، تو طلاق واقع ہو جائیگی چاہے وہ نیت نہ بھی کرے



اور یہ قول: "بیوی کے سوال کے جواب میں" یعنی بیوی کہتی ہے کہ مجھے طلاق دے دو، تو خاوند کے جاؤ لپٹنے کھر والوں کے پاس چلی جاؤ تو طلاق واقع ہو جائیگی

لیکن صحیح یہ ہے کہ کنایہ والے الفاظ سے نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی، حتیٰ کہ ان حالات میں بھی؛ کیونکہ ہو سکتا ہے انسان بیوی کو غصہ کی حالت میں کہے کہ نکل جاؤ، یا اس طرح کے اور الفاظ اور اس کی نیت میں مطلقاً طلاق دینے کا ارادہ نہ تھا "انتہی

دیکھیں الشرح الممتع (75/13).

آپ کو چاہیے کہ آپ وسوسہ سے طلاق کے بارہ میں اس کی بات قبول کرنے سے اجتناب کریں کیونکہ وسوسہ بہت بری بیماری اور شر ہے

دوم:

آپ کا اپنی بیوی کے بارہ میں غیرت کرنا بہت اچھی بات ہے، اور اس کے بہنوئی کا آپ کی بیوی کے ساتھ خط و کتابت سے روکنا آپ کے لیے مشروع ہے، اور بیوی کو چاہیے کہ وہ آپ کی بات کو تسلیم کرے، کیونکہ اس کا بہنوئی اس کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے

اور وہ اس کے بھائی جیسا نہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے، اس لیے اس کے ساتھ نہ تو خلوت کرنا جائز ہے، اور نہ ہی اس سے مصافحہ کرنا، اور اس کے سامنے بغیر پردہ کیے آنا بھی جائز نہیں، اور یہ بھی جائز نہیں کہ اس کے ساتھ بات چیت میں پچک اور نرم رویہ اختیار کیا جائے، بلکہ بوقت ضرورت اس کے ساتھ صرف مقصد کی بات کی جائے اور ہنسی مذاق سے اجتناب کیا جائے

اور موبائل کے ذریعہ ایک دوسرے کو میسج کرنا ایک قسم کا تساہل ہے اور عدم ضبط ہے، جو فتنہ و فساد کی طرف لے جانے کا باعث بن سکتا ہے، چاہے کوئی نیک و صالح شخص ہی ہو، اس لیے اہل علم کی ایک جماعت نے صراحتاً بیان کیا ہے کہ مرد و عورت کے مابین مراسلہ و خط و کتابت کرنا حرام ہے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کسی بھی انسان کے لیے کسی اجنبی اور غیر محرم عورت کے ساتھ خط و کتابت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں فتنہ و خرابی پائی جاتی ہے، اور بعض خط و کتابت کرنے والے یہ خیال کرتے ہیں کہ اس میں کوئی فتنہ و فساد اور خرابی نہیں، لیکن شیطان ہمیشہ اس مرد کو بھی اور اس عورت کو بھی گمراہ کر کے چھوڑے گا"

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حکم دیا ہے کہ جو کوئی بھی دجال کے متعلق سنے تو وہ اس سے دور رہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ وہ شخص دجال کے پاس آئیگا تو مومن ہوگا، لیکن دجال اس کو مستقل گمراہ کرتا رہے گا حتیٰ کہ اسے فتنہ میں ڈال دے گا

اس لیے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا آپس میں خط و کتابت کرنا بہت زیادہ خطرناک ہے، اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے اگرچہ سائل یکے کے اس خط و کتابت میں عشق و محبت تو نہیں "انتہی

فتاویٰ المرأة المسلمة (578/2).

اور شیخ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے اجنبی اور غیر محرم عورت کے ساتھ خط و کتابت کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

"یہ عمل جائز نہیں؛ کیونکہ اس سے دونوں میں شہوت میں انگیخت پیدا ہوتی ہے، اور یہ احساسات کو ابھارتا ہے حتیٰ کہ ملاقات اور ٹیلی فون پر بات چیت کا باعث بنتا ہے، اور اس خط و کتابت سے بہت زیادہ فتنہ پیدا ہوتا ہے اور دل میں زنا کی محبت پیدا ہوتی ہے جس سے فحاشی کا ارتکاب ہوتا ہے یا اس کا سبب بنتی ہے

اس لیے ہم ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کی مصلحت چاہتا ہے نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو اس خط و کتابت سے محفوظ رکھے اور ٹیلی فون کالوں سے اپنے آپ کو بچائے، تاکہ دین کی بھی حفاظت ہو اور عزت بھی محفوظ رہے۔"

اللہ ہی توفیق دینے والا ہے "انتہی

سابقہ بالا مصدر سے ماخوذ

اس لیے ہماری آپ کی بیوی کو یہی نصیحت ہے کہ وہ اپنے موبائل کا نمبر تبدیل کر دے، یا پھر اپنی بہن کو کہے کہ وہ اپنے خاوند کو بتا دے کہ ان موبائل میسج سے باز آ جائے، تاکہ یہ باب بند کیا جاسکے، اور فتنہ و خرابی کو روکا جاسکے، اور خاوند کا اپنی بیوی کے بارہ میں غیرت کے حق کا خیال رکھے اور اپنی اور اپنے گھر والوں کی عزت کا بھی خیال کرے ہمیں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی نے اپنے بہنوئی کے ساتھ بات چیت کرنے یا اس کے ساتھ بیٹھنے میں تساہل سے کام لیا ہے، اسی لیے اس نے اس کے ساتھ تعارف کیا اور اس کا موبائل نمبر بھی لیا اور وہ اس کو میسج ارسال کرنے لگا، اور یہ چیز حرام ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

136438